# معارفِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ
اسلامی جمہوریۂ پاکستان ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۱ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اُن کی رحمت دو عالم کی بہار...... اُن کی معیشت غریبوں کا نکھار...... اُن کی بخشش گناہگاروں کی سوغات...... اُن کی شفقت سیہ کاروں کی بارات...... اُن کی چال زمین کی معراج...... اُن کی پرواز فلک کی معراج...... اُن کا نُور، نُور الانوار...... اُن کا سِر، سر الاسرار...... اُن کا آفتاب، آفتابوں کا آفتاب...... اُن کا مہتاب، مہتابوں کا مہتاب...... اُن کا نام نامی، جان موجودات...... اُن کا کرم آن کائنات۔

فَمَا الۡکَوۡنُ اِلَّا حُلَّۃٌ وَ مُحَمَّدٌ
طِرَازٌ بِاَعۡلَامِ الۡھِدَایَۃِ مُعۡلَمٌ

ذکرِ مصطفےٰ کہاں نہیں؟...... کوئی جگہ نہیں جہاں نہیں...... اللہ اللہ!...... اُن کے کرم سے موجودات نے لباس وجود پہنا...... اُن کا چرچا آسمانوں میں...... اُن کا چرچا زمینوں میں...... اُن کا چرچا سمندروں میں...... انبیاء و رُسل، فلک و ملک، جن و انس سب اُن کی آمد آمد کے منتظر...... اُن کا نام نامی بہار زندگی...... اُن کا وجود گرامی شباب زندگی...... اُن کی راتیں مغفرت کی برسات...... اُن کے دن رحمت کی پھوار...... اُن کا تبسم طلوع فجر...... اُن کا غم، غروب سحر...... اُن کی عنایت دلوں کی ٹھنڈک...... اُن کا کرم روحوں کی فرحت...... اُن کا دیدار، آنکھوں کی روشنی...... اُن کا کردار انسانوں کی معراج۔

ذکرِ مصطفےٰ بڑی سعادت ہے...... وہ دل، دل نہیں جو ان کے لئے نہ سُلگے...... وہ آنکھ، آنکھ نہیں جو ان کی یاد میں نہ برسے...... وہ سینہ، سینہ نہیں جو اُن کی محبت میں نہ پھٹے...... وہ زبان، زبان نہیں جو اُن کی مدح و ثناء میں نہ کھلے...... ہاں، رگوں میں خون دوڑ رہا ہے...... دل میں جذبات اُمنڈ رہے ہیں...... دماغ میں خیالات پھُوٹ رہے ہیں......

زبان پر الفاظ مچل رہے ہیں...... جسم میں ہلچل مچی ہے...... پھر کیوں نہ اس جانِ جاں کا ذکر کریں!...... ہاں رب العالمین خود اُن کا ذکر فرما رہا ہے...... اللہ اللہ! وہ ذکر کی کِن بلندیوں پر فائز ہیں...... اِس سے بڑھ کر بلندی اور کیا ہوگی کہ نامِ نامی ربِ کریم کے حضور اِس طرح سرفراز ہوا کہ ہر سرفرازی، اُس سرفرازی کے قدم چومنے لگی...... ہمارا کیا منہ؟...... ہماری کیا اوقات، ہماری کیا بساط جو اُن کا ذکر کریں...... عقل نہیں جو اُن کی بلندیوں کو پا سکے...... دماغ نہیں جو اس **جوامع الکلام** کی بات سمجھ سکے...... آنکھ نہیں جو اُن کے جلوؤں کو دیکھ سکے...... کیا کریں اور کیا نہ کریں؟...... دل بیقرار ہے...... آنکھیں اشکبار ہیں...... اللہ اللہ! مگر وہ تو غریب نواز ہیں، ہاں ؎

اِک تنگِ غمِ عشق بھی ہے منتظر دید
صدقے تیرے اے صورتِ سلطانِ مدینہ

☆

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق، کائنات کا نُقطۂ آغاز ہے...... سب سے پہلے اُس نے اپنے نُور سے، نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور جب یہ نُور حریم ناز میں سجدہ ریز ہوا تو اُس کا نامِ نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا...... پھر اُس نور سے عرش و کرسی، لوح و قلم، آفتاب و ماہتاب، ایک کر کے پیدا ہوتے گئے...... قلم کو لکھنے کا حکم ملا تو اُس نے لا الہ الا اللہ لکھا...... پھر حکم ہوا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا...... جس طرح کائنات میں اللہ نے سب سے پہلے آپ کو وجود عطا فرمایا، اپنے نام کے بعد آپ کا نام رکھا، اسی طرح اپنے نام کے بعد آپ کا نام لکھوایا...... اسی سے اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندیوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے...... اُن کا نامِ نامی کیا ظاہر ہوا، کائنات میں بہار آنے لگی، ہاں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اربوں اور کھربوں سال فضاؤں میں چمکتا دمکتا رہا..... اللہ کی حمد کرتا رہا..... وہ دیکھتا رہا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا..... وہ سُنتا رہا جو کسی کان نے نہ سُنا..... اللہ نے اپنے کرم سے اپنا علم دکھایا..... فرمایا'

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ [۱]

"کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے' سب جانتا ہے؟"

جب زمین و آسمان پیدا ہورہے تھے' آپ مشاہدہ فرما رہے تھے..... ارشاد ہوا'..... اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ [۲]

"کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان و زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا؟"

..... ہاں' وقت آیا اللہ نے جب نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آشکار کرنا چاہا تو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا جو آفتاب کی طرح چمک رہا تھا..... فرشتوں کو نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا حکم ملا..... آن کی آن میں سب سر بسجود ہو گئے [۳]..... مگر ابلیس' نظر سے محروم تھا' کھڑا رہا' مردود ہوا..... اور یہ راز پہلی مرتبہ کھلا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اللہ ہی کی تعظیم و تکریم ہے..... جو یہ راز نہیں سمجھتا وہ حرفِ محبت سے ناآشنا ہے۔

ہاں' نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی بار پیکرِ آدم میں فرشتوں کے سامنے آیا تو پھر پاک پشتوں اور پاکیزہ ماؤں میں منتقل ہوگیا..... منتقل ہوتے ہوتے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا..... پھر ہاجرہ علیہما السلام میں منتقل ہوا' پھر اسماعیل علیہ السلام میں منتقل ہوا..... ہاں' ابراہیم علیہ السلام جب نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے امین تھے تو آگ کیسے جلاتی!..... اسمٰعیل علیہ السلام جب نُورِ محمدی کے امین تھے تو کیسے پیاسے رہتے اور کیوں قربان کر دیئے

---

۱۔ قرآن حکیم' سورۃ مجادلہ' آیت: ۷

۲۔ قرآن حکیم' سورۃ ابراہیم' آیت: ۱۹

۳۔ قرآن حکیم' سورۃ حجر' آیت: ۳۰' سورۃ اعراف' آیت: ۱۱' سورۃ کہف' آیت: ۵۰

جاتے!...... ہاجرہ علیہا السلام کی بے قراریاں رنگ لائیں' اسمٰعیل علیہ السلام کے پیروں تلے چشمہ پھوٹ پڑا...... ہاجرہ علیہا السلام کے نشان راہ (صفا و مروہ) کو شعائر اللہ بنا دیا گیا[۴] اور ابراہیم (علیہ السلام) کے نقش قدم کو حرم کعبہ میں مصلیٰ بنا دیا گیا[۵]...... اللہ اللہ! نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداریاں تو دیکھئے!

ہاں' تو ذکر تھا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا...... جب نمرود سے آپ مسئلہ توحید پر بھرے دربار میں مناظرہ فرما رہے تھے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ فرما رہے تھے...... ارشاد ہوا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ[۶]

"کیا تم نے اس کو نہ دیکھا جو ابراہیم سے بحث کر رہا تھا (وہ اس لئے مغرور ہو گیا) کہ ہم نے اس کو سلطنت عطا فرمائی"......

جب بنی اسرائیل وبا کے خوف سے شہر چھوڑ کر باہر نکل گئے' باہر نکلتے ہی سب کے سب مر گئے' پھر کچھ عرصہ کے بعد زندہ کر دیئے گئے...... ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل کا مرنا اور جینا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ فرما رہے تھے...... ارشاد ہوا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ[۷]

"کیا تم نے اُن لوگوں کو نہ دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے اپنے شہر سے نکل کھڑے ہوئے پھر اللہ نے کہا تم سب مرجاؤ (وہ مر گئے) پھر اُن کو زندہ کر دیا...... ہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک حادثے ایک ایک واقعے کو مشاہدہ فرما رہے

---

۴۔ قرآن حکیم' سورۃ بقرہ' آیت: ۵۸

۵۔ قرآن حکیم' سورۃ آل عمران' آیت: ۹۷' سورۃ بقرہ' آیت: ۱۲۵

۶۔ قرآن حکیم' سورۃ بقرہ آیت: ۲۵۸

۷۔ قرآن حکیم' سورۃ بقرہ' آیت: ۲۴۳

تھے...... اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطن مادر میں تشریف لائے تو ابھی ظہور قدسی میں کچھ روز باقی تھے کہ شاہ حبشہ ابرہہ ہاتھیوں کا عظیم لشکر لے کر بیت اللہ پر حملہ آور ہوا' حملے سے پہلے ہی اس کا پورا لشکر خس و خاشاک بنا دیا گیا...... ہاں' یہ سب کچھ آپ مشاہدہ فرما رہے تھے...... ارشاد ہوا

**اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ' اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ** [8]

"کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟...... کیا اُن کی چال کو خاک میں نہ ملا دیا اور اُن پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے' یہاں تک کہ وہ کھائی کھیتی بن گئے......

ہاں وہ بطنِ مادر میں بھی یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے' قرآن حکیم شاہد ہے...... دو جہاں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم بطنِ مادر میں کیا آئے کہ انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا...... نو مہینے تک جلیل القدر انبیاء علیہم السلام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے آتے رہے...... اللہ اللہ' کون کون آئے؟...... حضرت آدم علیہ السلام' حضرت ادریس' حضرت نوح' حضرت ابراہیم' حضرت اسمٰعیل' حضرت موسیٰ' حضرت داؤد' حضرت سلیمان' حضرت عیسیٰ علیہم السلام...... حضرت آمنہ' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت و رحمت سے وہ کچھ دیکھ رہی تھیں جو دوسروں کو نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ کچھ سن رہی تھیں جس سے دوسروں کے کان محروم تھے...... ہاں جو آتا گیا آمنہ سے کہتا گیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اُس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔[9]

ہاں ظہورِ قدسی کی منزل آ گئی...... بس چند راتیں رہ گئیں...... ہاں وہ رات آ گئی جس کا سارے عالم کو انتظار تھا...... حضرت حوا' حضرت آسیہ' حضرت مریم (علیہن

---

۸۔ قرآن حکیم' سورۃ فیل' آیت: ۱تا۵

۹۔ ابن جوزی: مولد العروس (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۸ء' ص: ۱۷

السلام) حاضر ہیں' جنت کی حوریں حاضر ہیں' آمنہ کی آنکھوں سے پردہ اٹھایا جارہا ہے اور مشرق و مغرب کی بہاریں دکھائی جارہی ہیں...... تین جھنڈے لگائے جارہے ہیں...... ایک مشرق میں ایک مغرب میں' ایک بیت اللہ پر...... فرشتے فوج در فوج حاضر ہیں...... سبز پنجوں اور سرخ چونچوں والے جنتی پرندے فضاؤں میں بھرے ہوئے ہیں...... آمنہ کو شدت کی پیاس لگی ہے...... ایک پرندہ بڑھ کر پانی کی بوندیں ٹپکا رہا ہے' سبحان اللہ!...... برف سے زیادہ ٹھنڈی' شہد سے زیادہ میٹھی[۱۰]...... دل کو چین آیا' آنکھوں میں سرور آیا...... پھر جب وہ تشریف لائے تو ہر طرف روشنیاں پھیل گئیں...... سارا عالم نورٌ علیٰ نورٌ ہو گیا...... ہاں وہ تشریف لائے گھٹنوں کے بل اپنے مولیٰ کے حضور جھکے ہوئے' ہاتھ پھیلائے ہوئے' نگاہیں آسمان کی طرف لگائے ہوئے...... چہرہ نُور سے جگمگ کر رہا تھا' دنیا حیران تھی...... جو کچھ دیکھ رہی تھی وہ تو کبھی نہ دیکھا تھا...... ہاں وہ تشریف لے آئے آتش کدۂ ایران جو ہزار سال سے روشن تھا آن کی آن میں بجھ کر رہ گیا...... کسرائے ایران کے محل کے کنگرے ٹوٹ پھوٹ کر بکھرنے لگے...... ہاں آج وہ آیا ہے دنیا کی جھوٹی عظمتیں جس کے پیروں تلے روندی جائیں گی......



جو کچھ عرض کیا گیا یہ کوئی افسانہ نہیں حقیقت ہے...... امام المحدثین حضرت علامہ ابنِ جوزی علیہ الرحمہ نے تقریباً نو سو برس پہلے اپنی کتاب "مولد العروس" میں یہ تفصیلات بیان فرمائی ہیں...... جس کو سب نے مانا اور سب نے تسلیم کیا ہے...... شاید اہلِ عقل نہ مانیں' مگر وہ تو بچوں کی طرح ضد کرتے ہیں' پھر مانتے چلے جاتے ہیں...... ہزاروں باتیں جو کل نہ مانتے تھے' آج ماننے لگے...... سینکڑوں باتیں جو آج نہیں مانتے' کل ماننے لگیں گے...... عقل بے مایہ پر کیا بھروسہ کیا جائے کہ جب تک وحی اس کی انگلی نہ پکڑے وہ سیدھے راستہ پر چل نہیں سکتی...... اسی لئے تو اقبال نے کہا تھا۔

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں

---

۱۰۔ ابن جوزی: مولد العروس (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۸ء' ص: ۱۷

ہم اُس کو امام بناتے ہیں، جس کی آنکھ نہیں، اِسی لئے وہ ہم کو حیرت کدے پر لاکر کھڑا کر دیتی ہے......

ہے دانشِ بُرہانی حیرت کی فراوانی

☆

ہاں تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے جن کا غُلغلہ آسمانوں اور زمینوں میں تھا وہ تشریف لے آئے...... جن کا چرچا آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں تھا، تشریف لے آئے...... غریبوں کے غم خوار اور مظلوموں کے ہمدرد و غمگسار تشریف لے آئے...... ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے...... ہاں احمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام خوشخبری سنا رہے ہیں۔

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ [۱۱]

عالم کا پالنہار فرما رہا ہے:

☆ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ [۱۲]

☆ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ [۱۳]

☆ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ [۱۴]

☆ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ [۱۵]

ہاں آپ کا نامِ نامی احمد بھی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی...... احمد کے معنی ہیں "بہت تعریف کرنے والا"...... اور محمد کے معنی "بہت ہی تعریف کیا گیا"...... تعریف کرنے والا ایک سے زیادہ کی بھی تعریف کرسکتا ہے اور کرتا ہے مگر ایسا تعریف کرنے والا کہیں

---

۱۱۔ قرآن حکیم، سورۃ صف، آیت:۶

۱۲۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت:۱۴۴

۱۳۔ قرآن حکیم، سورۃ احزاب، آیت:۴۰

۱۴۔ قرآن حکیم، سورۃ محمد، آیت:۲

۱۵۔ قرآن حکیم، سورۃ فتح، آیت:۲۹

والا کہیں نہ ملے گا جس نے ایک کی تعریف کی ہو...... ہاں صرف ایک اللہ کی...... جب زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ [۱۶] فرمایا تو اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا...... جب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوا، حمد کا سلسلہ شروع ہوا...... کروڑوں سال بیت گئے...... لاکھوں سال گزر گئے...... نہ معلوم کب سے وہ ربِ جلیل کی حمد و ثناء میں مصروف رہے!...... اس کائنات ارضی و سماوی میں کوئی ایسا نہیں جس نے اللہ کی اتنی حمد و ثناء کی ہو جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی...... عبدیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکہ و تنہا ہیں، کوئی آپ کا عدیل و نظیر نہیں۔

بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن
خوبیِ یار کا جواب کہاں!

ہاں کوئی احمد نہیں آپ ہی احمد ہیں...... آپ اللہ کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ آپ کی طرف...... آپ اللہ کی حمد و ثناء فرما رہے ہیں اور اللہ آپ پر رحمتیں بھیج رہا ہے فرشتے صفت و ثناء کر رہے ہیں...... نہ معلوم کب سے!...... زمین و آسمان میں جو اللہ کی حمد کر رہا ہے وہ آپ کی نعت بھی پڑھ رہا ہے...... اس قدر تعریف اور اس شان کی تعریف آج تک کسی مخلوق و محبوب کی نہیں کی گئی...... بے شک آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...... محمد کے معنی ہیں "بہت ہی تعریف کیا گیا"...... آپ محب بھی ہیں، محبوب بھی...... آپ عاشق بھی ہیں، معشوق بھی...... جو عاشق ہوتا ہے وہ معشوق نہیں ہوتا...... جو معشوق ہوتا ہے وہ عاشق نہیں ہوتا...... دنیائے محبت کا یہ ایک حیرت انگیز سنگم ہے کہ جو چاہ رہا ہے وہ چاہا بھی جا رہا ہے...... جو عاشق ہے وہ معشوق بھی ہے...... سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!...... یہی نہیں بلکہ جو اس جانِ جاں کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے، وہ بھی محبوب بنایا جا رہا ہے...... یُحْبِبْکُمُ

---

۱۶۔ قرآن حکیم، سورۃ فاتحہ، آیت:۱

اللہ اللہ![۱۷] ...... ہم نے تو یہ سنا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ جو جس کا کہا مانتا ہے وہی اُس سے محبت کرتا ہے...... یہ نہ سنا اور نہ دیکھا کہ کہا کسی کا مانا جائے اور محبت کوئی کرے' اللہ اکبر!...... خالقِ کائنات کو اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس کمال کی محبت و اُنسیت ہے!...... جو آپ کا کہنا مانتا ہے جو آپ کے نقشِ قدم پر چلتا ہے وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے...... جو آپ کے حضور درود و سلام کے گجرے پیش کرتا ہے اُس پر بھی اللہ اور اُس کے فرشتے درود و سلام بھیجتے ہیں...... اللہ اللہ! درود و سلام پیش کرنے والے کی یہ ادا اُس کریم کو کیسی پیاری لگتی ہے کہ پیش کرنے والا بھی اِس کرمِ خاص سے محروم نہیں رہتا......!

اللہ تعالیٰ نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نام سے نکالا اور اپنے نام ہی کے ساتھ رکھا...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ محبت کہاں تک پہنچی!...... سنئے' سنئے وہ کیا فرما رہے ہیں۔

و شق له من اسمه ليجله

فذو العرش محمود و هذا محمد



نام نامی احمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسمّٰی کا بھرپور آئینہ دار ہے...... حالانکہ نام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ مسمّٰی کی عکاسی کرتا ہو...... اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ایسی معنویت لئے ہوئے ہو کہ نام سے ایک ایک حرف نکالتے چلے جائیں پھر بھی معنویت ذرہ برابر مجروح نہ ہونے پائے...... نامِ احمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ ایک ایک حرف کم کرتے جایئے' جو بچ رہے گا وہ ہرگز بے معنی نہ ہو گا...... بیشک جو اُن کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوگیا وہ بے فیض نہیں رہ سکتا...... اِس نام کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ اکثر انبیاء علیھم السلام کے ناموں میں اس نام نامی کا کوئی حرف ضرور ہے...... گویا جس طرح کائنات کی ہر شے مستفیض ہے یہ نام بھی مستفیض ہیں...... اللہ نے اپنے نُور سے آپ کو

---

۱۷۔ قرآن حکیم' سورۃ آل عمران' آیت: ۳۱

پیدا فرمایا اور نام بھی ایسا رکھا جس میں اس کے نام کی جھلک ہے...... نام اللہ میں کوئی حرف نقطہ والا نہیں، نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی کوئی حرف نقطہ والا نہیں...... پھر یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ لفظ قرآن بھی چار حروف ہیں، جس زبان میں نازل ہوا اُس کے بھی چار حروف ہیں، جس نے نازل کیا اُس کے بھی چار حروف ہیں، جس پر نازل ہوا اُس کے بھی چار حروف ہیں...... حروف کی یہ یکسانیت ضرور کوئی معنی رکھتی ہوگی...... جس طرح عالمِ اجسام اور عالمِ ارواح ہیں اسی طرح عالمِ الفاظ و حروف اور عالمِ معانی بھی ہیں...... خواص ہی حقیقت کو پاسکتے ہیں......!

☆

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا بات!...... وہ چشمِ بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نام نامی کے جلوے دیکھے!...... نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں نہیں؟...... ساقِ عرش پر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا ہے...... لوحِ محفوظ میں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا ہے...... جنت کے ہر دروازے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے...... صحفِ سماوی میں نامِ احمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... توریت میں، انجیل میں، زبور میں، صحیفہ آدم میں، صحیفہ ابراہیم میں، صحیفہ الشعیاہ، میں کتاب حبقوق میں، اقوال شعیب میں، اقوال سلیمان میں (علیھم السلام)...... اور تو اور ہندوؤں کے ویدوں اور اپنشدوں میں...... گوتم بدھ کے ملفوظات میں نامِ احمد و محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہے......

اللہ نے دنیا میں آنے والے تمام انبیاء کو جمع کر کے اُن سے عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اُس پر ایمان لانا اور اُس کی تائید و حمایت کرنا...... ہر نبی نے سُنا اور سر جھکایا، وعدہ کیا اور اپنے عہد پر گواہ ہوا اور اللہ تعالیٰ اُن سب پر گواہ ہوا...... اللہ اکبر! کس اہتمام سے عہد لیا گیا...... جب سارے عالم کے نبیوں نے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سُنا اور عہد بھی کیا تو پھر ہر نبی نے اپنی اُمت میں آپ کی آمد آمد کا ذکر نہ کیا ہوگا؟...... یقیناً کیا

ہو گا...... تو یہ کہنا سچ اور حق ہے کہ کوئی نبی و رسول ایسا نہیں جس نے اپنی اُمت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کیا ہو...... سب نے کیا پھر سُن سُن کے اوروں نے بھی کیا...... ہر مذہب و ملت کی کتابوں میں اور ہر دور کی فضاؤں میں آپ کے نامِ نامی کی گونج سنائی دے رہی ہے سُبحان اللہ!...... نہ صرف کتابوں میں بلکہ آسمان و زمین، شجر و حجر حتیٰ کہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نامِ نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے...... درختوں پر، پتوں پر، پھولوں پر، پھلوں پر...... پھولوں کے اندر، پھلوں کے اندر...... اور دورِ جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا ہے کہ انسان کے سانس کی نالی میں "لا الہ الا اللہ" لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر محمد رسول اللہ...... سُبحان اللہ......![١٨]

عارفِ کامل حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ کا یہ ارشاد کچھ معنی رکھتا ہے کہ ہر جاندار کا سانس اسم "ہُو" سے نکلتا ہے...... اللہ اکبر! حضرات اہلِ اللہ کی نظریں کتنی بلند ہیں...... حضرت مجددؒ الف ثانی علیہ الرحمہ لوحِ محفوظ سے اپنا نام مٹتا ہوا ملاحظہ فرما رہے ہیں "اور اعلان فرما رہے ہیں اس شخص کا کیا حال ہو گا جس نے اپنا نام لوحِ محفوظ سے خود مٹتے دیکھا"۔[١٩] یہ شعبان کی پندرھویں شب تھی اور اس سال آپ نے وصال فرمایا...... بیشک موت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں مگر وہ اپنے کرم سے جس کو چاہتے ہیں بتا دیتے ہیں...... اُس کے کرم کو کوئی نہیں روک سکتا......

ہاں تو ذکر تھا نامِ نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا...... اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ [٢٠]

---

١٨۔ اس وقت حیرت و استعجاب کی انتہا نہ رہی جب حرس وطنی جدہ کے ہاسپٹل میں ایک شخص کے سینے کا کمپیوٹر کے ذریعہ ایکسرے لیا گیا...... یہ پوزیشن سانس کی نالی اور داہنے پھیپھڑے کا ہے اس میں کلمہ طیبہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے یہ قدرت کی نشانی اور معجزہ ہے قرآن کہتا ہے "ہم لوگوں کو کائنات کے اندر اور خود ان کی جانوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ کھل جائے گا کہ حق یہ ہے"۔ (روزنامہ البلاد، مطبوعہ سعودی عرب، شمارہ یکم شعبان المعظم ١٤١٢ھ)

١٩۔ بدر الدین سرہندی: وصال احمدی، مطبوعہ مراد آباد، ١٣١٢ھ ر ١٨٩٨ء ص: ٤، ٥

٢٠۔ قرآن حکیم، سورۃ فصلت (حم السجدۃ)، آیت: ٥٣

## سبحان الخالق

# کلمة التوحید فی صدر کل انسان ..!
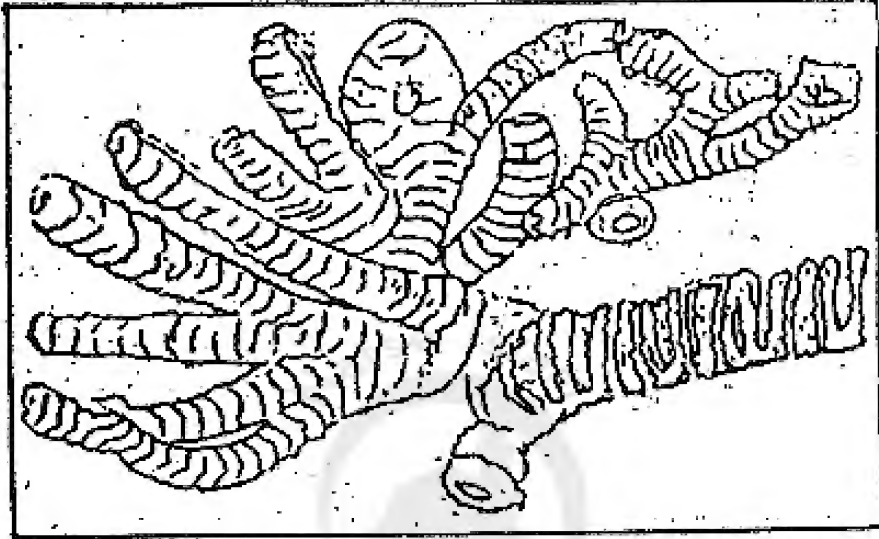
○ كلمة التوحيد كما صورها جهاز الكمبيوتر في صدر انسان

جدة طلال عطية

كانت المفاجأة عندما تم تصوير صدر احد الاشخاص بجهاز الكمبيوتر الطبي بمستشفى الحرس الوطني بجدة حيث تجلت قدرة الخالق عز وجل فقد كان التصوير فقط رسم بالكمبيوتر للشعب الهوائية والرئة اليسرى من صدر الانسان ليظهر لنا جليا كما هو واضح لما الصورة كلمة التوحيد وعلى اسم خاتم الانبياء سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وصدق الله العظيم في كتابه العزيز سنريهم اياتنا في الافاق وفي انفسهم حتى يتبين لهم انه الحق......

هذا المثال يظهر في صدر كل انسان وسبحان الخالق البارى

ترجمہ - جدة طلال عطیۃ

اس وقت حیرت واستعجاب کی انتہا نہ رہی جب حرس وطنی جدہ کے ہاسپٹل میں کمپیوٹر کے ذریعہ ایک شخص کے سینہ کا ایکسرے لیا گیا۔ بے شک یہ تصویر انسان کے سانس کی نالی اور دائیں پھیپھڑے کی ہے جو کمپیوٹر کے ذریعہ لی گئی۔ اس میں کلمہ توحید اور خاتم الانبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے، یہ قدرت کی نشانی اور معجزہ ہے۔

اور اللہ نے سچ فرمایا اپنی پیاری کتاب قرآن عزیز میں ۔ ابھی ہم انھیں دکھائیں گے اپنی نشانیاں دنیا بھر میں اور خود ان کی جانوں میں، یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا کہ بے شک وہ حق ہے (سورہ حم سجدہ، تفسیر آیت ۵۳) دنیا والوں کے لیے یہ ایک مثال یا نمونہ ہے جو ہر انسان کے سینے سے ظاہر ہے۔ اللہ خالق باری کی ذات پاک ہے۔

اللہ اللہ! انسانی وجود میں نام اللہ (جل جلالہ) اور نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم......! اللہ تعالیٰ نے یہ نامِ نامی پشت مبارک پر مُہرِ نبوت کی صورت میں بھی ظاہر فرمایا تاکہ کسی شک کرنے والے کو شک نہ رہے اور ہر یقین کرنے والا دل سے یقین کرے کہ آپ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اسی نشانی سے پہچانا...... آپ کی غائبانہ محبت نے اپنے مذاہب سے بیگانہ اور اپنے وطن سے دل اُچاٹ کر دیا...... رواں دواں ملک ملک کی خاک چھانتے حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے...... مگر کسی کے غلام تھے' آپ کے غلام بننے آئے تھے...... سرکار نے کرم فرمایا' بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر اپنا غلام بنالیا...... سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری نشانیاں دیکھ لی تھیں' ایک نشانی مہرِ نبوت رہ گئی تھی وہ نشانی بھی دکھادی' دیکھتے ہی ایمان لے آئے کہ یہ زندہ گواہی تھی جو خود بول رہی تھی کہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہاں

ایک ہی بار ہوئیں وجہ گرفتاری دل
التفات ان کی نگاہوں نے دوبارہ نہ کیا



اللہ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو روشن کر دیا...... اعلان فرمادیا...... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ[۲۱]...... ہم نے تمہارے لئے تمہارے نام کو بلند کر دیا...... ہماری کوئی غرض نہیں ہمیں تو بس تم سے محبت ہے اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ سب کو تم سے محبت ہو...... سبحان اللہ! اس کمال کی محبت ہے کہ نامِ نامی کلمۂ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ ملا کر بتادیا

وہ زندہ ہیں واللہ' وہ زندہ ہیں واللہ!

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

---

۲۱۔ قرآن حکیم' سورۃ الم نشراح' آیت: ۴

رضم الا لہ اسم النبی الی اسمہ
اذ قال فی الخمس المؤذن اشھد

ایک مغربی اسکالر فلپ کے ہتی نے لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں دنیا کے کسی نہ کسی شہر میں اذان نہ ہو رہی ہو' ہر لمحہ مؤذن اللہ کے نام کے ساتھ اُن کا نام بلند کر رہا ہے۔ کوئی لمحہ خالی نہیں...... ہاں

وَ رَفَعۡنَالَکَ ذِکۡرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا' ذکر ہے اونچا تیرا

پھر رفعت ذکر کے لئے یہ رسم محبت ایجاد کی کہ محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خود صلوٰۃ کے گجرے بھیجے اور فرشتوں نے صلوٰۃ کی تھالیاں نذر کیں۔ یہی نہیں سارے عالم کے مُسلمانوں کو حکم دیا۔

صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا[۲۲]

ہاں اے مُسلمانو! تم بھی درود بھیجو بھی سلام بھیجو...... بے دلی سے نہ بھیجنا' دل سے بھیجنا کہ سلام کا حق ادا ہو جائے۔ وہ ہم سے الگ نہیں ان کو الگ نہ سمجھنا۔

تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو' نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کہ تم کون ہو اور کیا ہو!

قرآنِ کریم میں فرمایا کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو ہمارا ذکر نہ کرتی ہو[۲۳]...... اور فرمایا کہ سب پرندے اپنی اپنی نمازیں پڑھتے ہیں[۲۴]...... جب نمازیں پڑھتے ہیں تو درود و

---

۲۲۔ قرآن حکیم' سورۃ احزاب' آیت: ۵۶
۲۳۔ قرآن حکیم' سورۃ اسراء' آیت: ۴۴
۲۴۔ قرآن حکیم' سورۃ نور' آیت: ۴۱

سلام ضرور بھیجتے ہوں گے...... اللہ کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ ذکرِ الٰہی میں حلاوت ذکرِ رسول ہی سے آتی ہے...... یہ راز اہلِ محبت جانتے ہیں جو محبت سے نا آشنا ہے وہ کچھ نہیں جانتا خواہ اپنے زعم میں وہ یہ سمجھتا ہو کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے...... معرفتِ الٰہی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ممکن نہیں...... یہ محبت ہی تھی جس نے اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشا بنا دیا...... سنیئے......

قبیلہ بکر بن وائل کے سردار حارثہ کی فوج کا فارس کی عظیم الشان فوج سے ٹکراؤ ہوا، اُس وقت تک حارثہ مسلمان نہ ہوئے تھے مگر دل میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چنگاری دبی ہوئی تھی...... حارثہ کی فوج نہایت کمزور...... مقابلہ پر ایک طاقتور فوج...... حارثہ حیران و پریشان...... کچھ اور تو نہ سُوجھا، سُوجھا تو یہی سوجھا کہ اچانک اعلان کرادیا۔ "ہمارے لشکر کا نشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے"...... اللہ اکبر! فارس کی طاقت ور فوج سے مقابلہ ہوا اور آن کی آن میں وہ فوج شکست کھاگئی...... اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حارثہ کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی اور فتح و نُصرت نے اُن کے قدم چومے [۲۵]...... اللہ اللہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں کیا بیان کروں؟...... رب تعالیٰ جب قیامت کے دن آپ کو پکارے گا تو آپ کے ہم نام سب اُمتی اِس آواز پر دوڑ پڑیں گے...... رب تعالیٰ مسکرائے گا اور نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم ناموں کو بھی جنت میں داخلے کی بشارت مل جائے گی...... غیرتِ الٰہی کو گوارہ نہیں کہ جس اُمتی کا نام محمد ہو وہ دوزخ میں جائے!...... سُبحان اللہ...... ہاں نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفاء ہے...... ایک سائنس دان نے تحقیق کی کہ درود پڑھ کر جو دم کیا جاتا ہے تو سانس میں ایک قسم کی برقی رو پیدا ہوتی ہے جو مریض پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے......

---

۲۵۔ جلال الدین سیوطی، علامہ: خصائص الکبریٰ، ج ۱، ص: ۳۵۸

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم معمولی نام نہیں...... اِسی لئے اللہ نے نام لے کر پکارنے کو سختی سے منع فرمایا ہے...... تم محمد رسول اللہ کو اِس طرح نہ پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو[۲۶]...... ہاں ۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

شاہِ ایران خسرو پرویز کے نام مکتوب گرامی لے کر صحابی پہنچے...... خسرو پرویز نے نامہ گرامی پڑھنا شروع کیا...... **من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس......** اپنے نام سے پہلے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر طیش میں آگیا...... نامہ گرامی ٹکڑے ٹکڑے کردیا...... جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو جلالِ نبوت میں فرمایا......

"اس نے میرے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا' اللہ نے اس کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا"...... [۲۷]

اور ایسا ہی ہوا نام نامی کو ریزہ ریزہ کرنے والا خود اپنے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں مارا گیا...... سچ کہا ہے ۔

از جسم تو لرزاں' لرزاں دو عالم

وز زلف برہم' برہم نظامے

نامِ نامی کتنا عظیم ہے! کتنا پیارا ہے!...... کتنا میٹھا ہے!...... اس کی مٹھاس کا عالم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھئے...... نام نامی سن کر بے ساختہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگالئے اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرگئے...... انجیل برناباس میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آنکھ کھولی تو عرش پر کلمۂ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** لکھا دیکھا...... دل مچل گیا' آرزوؤں نے کروٹ لی...... کاش **لا الہ**

---

۲۶۔ قرآن حکیم' سورۃ نور' آیت: ۶۳

۲۷۔ غلام ربانی عزیز' ڈاکٹر: سیرت طیبہ' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء' ص: ۲۳۲

لا الٰہ الا اللہ میرے داہنے انگوٹھے پر آجائے اور اے کاش محمد الرسول اللہ بائیں انگوٹھے پر آجائے...... وہاں کیا دیر تھی...... ادھر آرزو دل سے نکلی ادھر پوری ہوئی...... داہنے انگوٹھے پر لا الٰہ الا اللہ نورانی حروف میں لکھا ہوا چمک رہا تھا اور بائیں انگوٹھے پر محمد رسول اللہ دمک رہا تھا...... حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں انگوٹھے بے ساختہ چوم کر آنکھوں سے لگالیے[۲۸]...... محبت و عشق کے معاملے عقل والوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں یہاں عقل کا گزر نہیں کہ وہ کثیف ہے...... یہاں تو لطافت ہی لطافت ہے...... یہاں عقل کے پیمانوں کا چلن نہیں...... یہاں کے زمین و آسمان اور شب و روز ہی اور ہیں...... جس نے یہ دنیا دیکھی ہی نہیں اس کو کیا بتایا جائے کیا سمجھایا جائے ہاں۔

عاشق نہ شدی محنت الفت نہ کشیدی
کس پیش تو غم نامہ ہجراں چہ کشاید؟

☆

فاضل مؤلف برادرم مولانا محمد نعیم البرکاتی زید مجدہ نے کیسا اچھا موضوع منتخب فرمایا...... آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی بہار...... **سُبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم**...... فاضل مؤلف سے فقیر کا پہلے کوئی تعارف نہ تھا...... ہاں مصطفٰے کے غلاموں کو تعارف کی کیا ضرورت؟...... اُن کے چاہنے والے خود بخود ایک دوسرے کے قریب آتے چلے جاتے ہیں...... چاہتوں کی دُنیا کا عالم ہی عجیب ہے...... ہجر و فراق ہی میں دل کھنچنے لگتے ہیں......

فاضل مؤلف نے ۱۹۹۱ء میں اپنی تالیف "معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم" پر تقریظ و تقدیم لکھنے کی فرمائش کی...... فرصت عنقا مگر فرمائش کی تکمیل میں مصروفیتوں کا کیا عذر کیا جائے کہ جس کے کرم سے زندہ ہیں اور جس کی عنایت سے کھاتے ہیں اُس کے ذکر و فکر کے لئے مصروفیت کا عذر پیش کرنا سراسر گستاخی ہے...... جو کچھ اُس کریم نے دل میں ڈالا وہ

---

۲۸۔ انجیل برناباس، مطبوعہ آکسفورڈ، ۱۹۰۷ء

پیش کیا جا رہا ہے...... اُس کے کرم کے بغیر نہ زبان کھُل سکتی ہے اور نہ قلم چل سکتا ہے۔
ماضی میں اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کام ہوا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے......

☆ بقول امام سخاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض علماء نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی ایک ہزار تک گنائے ہیں......

☆ بقول ملا علی قاری' علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک رسالے میں پانچ سو اسماء گرامی کا ذکر کیا ہے......

☆ ابن وحید نے المستوفی میں تین سو اسماء گرامی گنائے ہیں......

☆ علامہ محمد نقی علیہ الرحمتہ نے "الکلام الاوضح" میں بہت سے اسمائے گرامی تحریر فرمائے ہیں۔

☆ پاکستانی فاضل سید آل احمد رضوی (اسلام آباد) نے اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مستقل ایک کتاب لکھی ہے جو چھپ چکی ہے......

☆ اسی طرح احمد حسن صاحب نے بھی اس موضوع پر کام کیا جو شائع ہو چکا ہے......

☆ مولانا محمد عارف صاحب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پنجاب یونیورسٹی' لاہور سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں......

☆ علامہ اقبال حسین شاہ صاحب (سکھر' پاکستان) بھی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کام کر رہے ہیں۔

اور نہ معلوم کہاں کہاں کام ہو رہا ہو گا...... اور کتنا کچھ ہو چکا ہو گا......
جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی بُلند سے بُلند تر ہوتا جاتا ہے ہاں ؎

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا' ذکر ہے اونچا تیرا

فاضل مؤلف مولانا نعیم احمد البرکاتی زید مجدہٗ نے محنت و جانفشانی سے مواد جمع کیا

ہے...... اس تالیفِ لطیف میں عقل والوں کے لئے بھی مواد ہے اور دل والوں کے لئے بھی...... ہوشیاروں کے لئے بھی ہے اور دیوانوں کے لئے بھی...... یقیناً فاضل مؤلف نے عشق و محبت میں ڈوب کر یہ کتاب لکھی ہے...... مولیٰ تعالیٰ ان کی اس محنت و خدمت کو اپنے کرم سے قبول فرماکر اجر عظیم عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لئے ذخیرۂ عقبیٰ بنائے اور پڑھنے والوں کے دل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت کا سکہ بٹھادے آمین اللھم آمین!...... آج سارا عالم اسی محبت و عظمت کا بھوکا ہے...... بٹھانے والوں نے یہ نقش محبت دلوں میں بٹھایا' اب مٹانے والے یہ نقش محبت سے مٹا رہے ہیں...... افسوس یہ کیا کر رہے ہیں!...... یہی محبت و عظمت تو مطلوب و مقصود حق ہے...... اور سچ پوچھئے تو اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تعظیم و تکریم کی روح اس طرح چھپی ہے جس طرح پھولوں میں خوشبو!...... یہ خوشبو وہی سونگھ سکتا ہے جس کے دل میں عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو...... غور کریں اور خوب غور کریں......

☆ اللہ تعالیٰ کا آپ کو اپنے نُور سے پیدا فرمانا اور نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا آپ کی تعظیم ہے......

☆ نُور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرش و کرسی' لوح و قلم' آفتاب و ماہتاب اور موجودات کا پیدا فرمانا آپ کی تعظیم ہے......

☆ پیشانی آدم (علیہ السلام) میں آپ کا نور منتقل کرنا' آپ کی تعظیم ہے......

☆ فرشتوں سے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنا' آپ کی تعظیم ہے......

☆ نُور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پاک پشتوں میں امانت رکھنا' آپ کی تعظیم ہے......

☆ قلم کو محمد رسول اللہ لکھنے کا حکم دینا' آپ کی تعظیم ہے......

☆ انبیاء و رُسل سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تائید و حمایت کا عہد و پیمان لینا' آپ کی تعظیم ہے......

☆ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی زبانی آپ کی امداد کا اعلان کرانا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ ایامِ حمل میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہر ماہ انبیاء علیھم السلام کی زیارت کرانا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ ظہورِ قدسی کے وقت حضرت حوا' حضرت آسیہ اور حضرت مریم (علیھن السلام) کا جلوہ فرمانا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ آتش کدہ فارس کا بجھ جانا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ ایوانِ کسریٰ کے کنگرے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑنا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ کثرت سے درود شریف پڑھنے والے پر آگ حرام کر دینا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ محمد نام کے اُمتیوں کو قیامت کے دن جنت میں داخلے کا اعلان عام کرا دینا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ آپ کے نام کے ساتھ اپنا نام ملانا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ آپ سے کمال اُلفت و محبت کی تاکید کرنا' اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فرق نہ کرنا' آپ کی تعظیم ہے........

☆ آپ کی آمد آمد پر خوشیاں منانے کا حکم دینا' آپ کی تعظیم ہے........

ہاں' یہ تعظیم' محبت کی روح ہے...... اور یہ محبت' ملت کی جان ہے........

یہ نکل گئی تو پھر کیا رہ گیا؟

قرآنِ کریم کھولئے اور گلشنِ محبت کی بہار دیکھئے ہاں۔

پیشِ نظر وہ نوبہار' سجدے کو دل ہے بے قرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات تو بہت ہی اونچی ہے۔ تعظیم کرنے والوں نے آپ کے موئے مبارک کی بھی تعظیم کی ہے...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موئے مبارک اپنے عمامہ میں رکھتے تھے اور جب ایک جنگ میں لڑتے ہوئے یہ عمامہ گر گیا تو شدید جنگ کر کے جب تک عمامہ کو حاصل نہ کر لیا چین نہ آیا...... حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کانوں کی لو تک بال رکھتے تھے جب حج کے موقعہ پر آپ نے حلق کرایا تو بے شمار تقسیم کیے گئے...... محبت والوں نے ایک ایک بال جان سے لگا کر رکھا...... حُسنِ اتفاق کہ دو روز قبل ہی ۲۰ شوال المکرم (۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء) یوم جمعۃ المبارک کو موئے مبارک کی زیارت نصیب ہوئی...... تعظیم و تکریم کے حوالے سے فقیر موئے مبارک کی زیارت کا اِجمالی ذکر کرتا ہے......

یہاں سکھر (سندھ' پاکستان) سے تھوڑی دور دریائے سندھ کے اس طرف شہر روہڑی میں دریا کے کنارے ایک قدیم مسجد ہے جو ۹۹۲ھ میں تعمیر ہوئی یعنی آج سے چار سو برس قبل...... اس مسجد سے متصل جنوبی سمت بلند و بالا ایک چوکور عمارت ہے جس پر بڑا سا گنبد ہے...... یہاں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک رکھا ہوا ہے جو حضرت امِ سلمہ بنت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس محفوظ تھا پھر حجاز اور ترکی سے ہوتا ہوا سندھ پہنچا...... فقیر ۲۰ شوال المکرم جمعہ کے دن چند احباب کے ساتھ صبح دس بجے اس عظیم یادگار' دلوں کی بہار کی زیارت کے لئے چند احباب کے ساتھ حاضر ہوا...... متولی نے درمیانی دروازے کا قفل کھولا' اندر داخل ہوا پیچھے پیچھے ہم لوگ داخل ہوئے...... متولی اور اندر چلا گیا ہم گنبد کے نیچے کھڑے اس مقدس مقام کا نظارہ کرتے رہے...... گنبد کے نیچے بیچوں بیچ ایک چبوترہ ہے جس کے چاروں طرف کٹہرا ہے...... بیچ میں تقریباً دس فٹ اونچا لکڑی کا ایک حجرہ سا ہے جس کے تین اطراف بڑے بڑے شیشے لگے ہوئے ہیں' گویا اس کی دیواریں شیشے کی ہیں اوپر لکڑی کا ایک چھوٹا سا گنبد ہے...... یہ سب کچھ ہم دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک متولی درود پڑھتے ہوئے ہاتھوں میں ایک بڑی گٹھڑی اٹھائے اندر سے بر آمد ہوئے...... پھر خراماں خراماں اس حجرے میں داخل ہوئے' ادب سے بیٹھ گئے گٹھڑی آگے رکھی پھر اس کو کھولنا شروع کیا' ہماری آنکھیں لگی ہوئی تھیں' ہم باہر سے اندر کا نظارہ کر رہے

تھے...... متولی نے پہلا ریشمی غلاف ہٹایا' پھر ایک ایک کر کے ریشمی اور مخملی غلاف ہٹانے شروع کئے...... ایک غلاف ہٹایا پھر دوسرا اس کے بعد تیسرا...... پھر چوتھا اس کے بعد پانچواں...... درود کا ورد جاری ہے' نگاہیں لگی ہیں...... پھر چھٹا غلاف ہٹایا اس کے بعد ساتواں...... ہاں منزل قریب آ گئی آٹھواں غلاف ہٹایا تو سونے کی ایک صندوقچی نظر آئی...... اب متولی نے ہاتھوں پر سفید نئے لٹھے کا رومال لپیٹا کہ یہ گناہ گار ہاتھ اس لائق نہ تھے کہ موئے مبارک کو چھو سکیں...... متولی نے کپڑے سے اپنے منہ کو بھی ڈھک لیا کہ یہ کار منہ اس قابل نہیں کہ اس سے نکلنے والا سانس موئے مبارک کو مس کر سکے...... صندوقچی کھولی اس کے اندر ایک سونے کا ڈھکن تھا' وہ اٹھایا تو عطر کی ایک شیشی سی نظر آئی مگر یہ ایک چھوٹا سا جڑاؤ سونے سٹینڈ تھا جس کے اوپر شاید موم لگا ہوا تھا اس کے اندر موئے مبارک چسپاں تھا...... متولی نے یہ اٹھایا اور درود پڑھتے ہوئے چاروں طرف گھمایا' مشتاق آنکھوں نے مضطربانہ نظارہ کیا۔ اللہ اللہ ؎

وہ سامنے ہیں حضرت سلطان مدینہ

پھر متولی نے ہاتھ سے کپڑا کھولا موئے مبارک کے نچلے غلاف سے گلاب کی پتیاں اٹھائیں اس کپڑے میں ایک کونے میں باندھ دیں اور یہ رومال فقیر کو عطا فرمایا...... پھر ایک ایک کر کے سب رفیقوں پر کرم کیا اور رومال عطا کیے...... دو تین بار زیارت کرائی پھر درود پڑھتے ہوئے ایک ایک غلاف کو لپیٹا' سر پر اٹھایا اور تعظیم و تکریم کے ساتھ اس موئے مبارک کو اندر جا کر رکھ دیا...... آپ نے ملاحظہ فرمایا...... یہ تعظیم و تکریم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی تھی...... ہاں محبت و عشق میں ساری بہار نسبتوں کی ہے...... جس نے عشق و محبت کی مٹھاس نہیں چکھی وہ اس راز کو پا نہیں سکتا وہ اس بھید کو سمجھ نہیں سکتا...... جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دل دے دیا وہ سب کچھ پا گیا وہ سب کچھ سمجھ گیا...... اللہ اللہ! نام نامی احمد و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسا پر بہار ہے اور اس بہار کی باتیں کیسی جاں نواز ہیں، قلم رکتا ہی نہیں' دل مانتا ہی نہیں' چلتا چلا جاتا ہے...... مصطفےٰ صلی

اللہ علیہ وسلم کی باتیں اللہ ہی کی باتیں ہیں...... درخت قلم بن بن کر گھس جائیں اور سمندر سیاہی بن بن کر سوکھ جائیں، اللہ کی باتیں پوری نہیں ہو سکتیں...... تو پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کیسے پوری ہو سکتی ہیں!...... وہ تو کائنات کی جان ہیں...... ہاں ان کا نام جپے جایئے...... درود و سلام پڑھے جایئے...... ایک ایک ادا کو اپناتے جایئے...... ایک ایک بات کو دل میں بٹھاتے جایئے...... پھر چاند بن کر ابھریئے اور چاندنی بن کر سارے عالم میں پھیل جایئے۔ہاں۔

دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے!

**نوٹ :**

☆ "دار العلوم مجددیہ نعیمیہ" ملیر کراچی نے شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی قدس سرہ (متوفی ۱۱۷۴ھ) کی تصنیف "حدیقۃ الصفاء فی اسماء المصطفیٰ" جدید نام "باغ ہی باغ" شائع کی ہے۔اس کتاب میں مصنف نے حضور ﷺ کے (۱۱۸۱) اسماء مبارک جمع کئے ہیں۔اس سے قبل ایک تفصیلی مقدمہ درج کیا ہے۔

حوالہ (جہان رضا۔ماہنامہ۔اکتوبر۔نومبر ۹۸ء لاہور)

☆ مکتبہ سیرانیہ رضویہ بہاولپور نے علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی کی کتاب "شہد سے میٹھا نام محمد" شائع کی ہے۔

احقر

**محمد مسعود احمد**

پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج اینڈ پوسٹ

گریجویٹ سٹڈیز سنٹر سکھر (سندھ) پاکستان

۲۳ شوال المکرم ۱۴۱۲ھ شب دوشنبہ

۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء

# حواشی

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ مجادلہ، آیت نمبر ۷
۲۔ قرآن حکیم، سورۃ ابراہیم، آیت نمبر ۹
۳۔ قرآن حکیم، سورۃ حجر، آیت نمبر ۳۰، سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۱، سورۃ کہف آیت نمبر ۵
۴۔ قرآن حکیم، سورۃ بقرۃ، آیت نمبر ۵۸
۵۔ قرآن حکیم، سورۃ سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۵۷، سورۃ بقرۃ، آیت نمبر ۳۵
۶۔ قرآن حکیم، سورۃ بقرۃ، آیت نمبر ۲۵۸
۷۔ قرآن حکیم، سورۃ بقرۃ، آیت نمبر ۲۴۳
۸۔ قرآن حکیم، سورۃ فیل، آیت نمبر ۱-۵
۹۔ ابن جوزی مولد العروس، (ترجمہ اردو، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء، ص ۱۷)
۱۰۔ ایضاً" ص ۱۷
۱۱۔ قرآن حکیم، سورۃ صف، آیت نمبر ۶
۱۲۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۴۴
۱۳۔ قرآن حکیم، سورۃ سورۃ احزاب، آیت نمبر ۴۰
۱۴۔ قرآن حکیم، سورۃ محمد، آیت نمبر ۲
۱۵۔ قرآن حکیم، سورۃ فتح، آیت نمبر ۲۹
۱۶۔ قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۳۱
۱۷۔ روزنامہ البلاد (سعودی عرب) شمارہ یکم شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ
۱۸۔ بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، مطبوعہ مراد آباد ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء، ص ۴-۵
۱۹۔ قرآن حکیم، سورۃ فصلت آیت نمبر ۵۳
۲۰۔ قرآن حکیم، سورۃ انشراح، آیت نمبر ۴
۲۱۔ قرآن حکیم، سورۃ احزاب، آیت نمبر ۵۶
۲۲۔ قرآن حکیم، سورۃ اسراء، آیت نمبر ۴۴
۲۳۔ قرآن حکیم، سورۃ نور، آیت نمبر ۴۱
۲۴۔ جلال الدین سیوطی: خصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۳۵۸
۲۵۔ قرآن حکیم، سورۃ نور، آیت نمبر ۶۳
۲۶۔ ڈاکٹر غلام ربانی عزیز: سیرت طیبہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء، ص ۲۳۲
۲۷۔ انجیل برناباس، مطبوعہ آکسفورڈ، ۱۹۰۷ء

Idara-e-Mas'udia, Karachi

ادارۂ مسعودیہ کراچی

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ